Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل یبدء من ربہ یشار بہ علی یتخذک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ قائداعظم ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ شعبان ۱۴۰۰ھ ۷ وفا ۱۳۵۹ھش ۷ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۵۴

سیرالیون میں ایک احمدیہ سکول اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

احمدی مبشرین کی کوششوں سے ۵۵ افراد کو قبولِ حق کی توفیق ملی

علاقہ کے محکمۂ تعلیم کے افسر کی طرف سے جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین

سیرالیون (مغربی افریقہ) سے مکرم مولوی خلیل احمد مبشر مبلغ بوتے اطلاع دی ہے کہ گزشتہ تھوڑے عرصے کے دوران سیرالیون کے ۵۵ باشندے احمدیت قبول کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اس کے علاوہ اس ملک میں دورہ کرتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے ایک احمدیہ پرائمری سکول اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

احمدیہ پرائمری سکول مگبومو (MOGBWEMO) کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ۱۸ مئی کو عمل میں آئی۔ اس سکول پر تین ہزار لیون (سیرالیون کا مقامی سکہ) خرچ آئیں گے۔ حکومت کی طرف سے اس تقریب میں شامل سینئر انسپکٹر آف سکولز نے جماعت احمدیہ کے سکولوں کی اعلیٰ کارکردگی کے بارے میں خطاب کرتے ہوئے محترم امیر صاحب موصوف کو مبارکباد دی اور عوام سے اپیل کی کہ اس معیار کو بلند سے بلند تر کیا جائے۔

سیرالیون سے شائع ہونے والے ہفت روزہ نیوز اینڈ ویوز نے ۱۰ جون کی اشاعت میں یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس تقریب میں دیگر اہم شخصیات کے علاوہ پیرامونٹ چیف چارلس مرگانی آف گبنگیا ٹوکی اور ڈاکٹر طاہر محمود ملک این ڈی۔ ایم۔ سی ہسپتال بھی موجود تھے۔ محترم امیر صاحب نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ ہم کو ابتدا میں سکول کھولنے میں کچھ مشکلات پیش آئیں مگر الحمد للہ آج ہر طرف ہمارے سکولوں کی مانگ ہے۔

مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

امیر جماعت سیرالیون نے ۱۶ مئی کو احمدیہ مسجد غاؤ ڈاما کا سنگ بنیاد رکھا۔ امیر صاحب کے گاؤں پہنچنے پر احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے آپ کا خیر مقدم کیا۔ امیر صاحب نے جگہ کا معائنہ کیا۔ اور کہا کہ یہ جگہ مسجد کے لئے بہت تھوڑی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ امیر صاحب کے کہنے پر مسجد کے نقشے میں فوری تبدیلی کی گئی۔ اور مسجد کو وسیع کیا گیا۔ اس تقریب میں جو کہ دن کے گیارہ بجے شروع ہوئی۔ کثیر تعداد میں ٹاؤن چیفس امام اور دیگر نمایاں افراد کے علاوہ لردگرد کی جماعتوں سے بارہ وفود نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے امیر جماعت نے بو اور کینما میں دو عظیم الشان مساجد کی تعمیر کا ذکر کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ یہ مساجد جلد مکمل ہو جائیں گی انہوں نے بتایا کہ اس کے علاوہ فری ٹاؤن میں بھی ایک بڑی مرکزی جامع مسجد جلد تعمیر کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ جو بھی شخص اللہ تعالیٰ واحد لاشریک کی عبادت کرنا چاہے اس کے لئے مسجد کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔

اس خطاب کے بعد گاؤں کے چیف، امام اور دیگر چیدہ چیدہ معززین نے محترم امیر صاحب کے اس گاؤں میں تشریف لانے پر اظہار مسرت کیا اور احمدیہ مسلم مشن کی سرگرمیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے پرسوز دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

قبولِ حق

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ نے رپورٹ میں قبول حق کرنے والوں کی تفاصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کے دس سینئر طلباء اور مستورات نے احمدیت قبول کی۔ اسی طرح مکرم انور حسن صاحب پرنسپل جورو کی کوششوں سے احمدیہ سیکنڈری سکول جورو کے فارم ۷ کے ۳۸ طلباء نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور متفرق طور پر مزید ۵ سعید روحیں حق کی آغوش میں آ گئی ہیں۔ اس طرح سے کل ۵۵ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ احباب کرام سے نو احمدی احباب کے ازدیادِ ایمان اور استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۶ وفا/ جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرینکفورٹ سے یہاں ۳ جولائی ۱۹۸۰ء کو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہونے والی تار کے مطابق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور بمعہ قافلہ بخیریت ہیں اور احباب جماعت کو "السلام علیکم" کہتے ہیں۔

سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ اشاعت قرآن اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے آجکل یورپ و دیگر ممالک کے سفر کے پہلے مرحلہ میں فرینکفورٹ مقیم ہیں۔ احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے دورے کو اہل مغرب کے دل اسلام کی طرف جھکنے کا باعث بنائے اور انکی روحانی تشنگی دور فرمائے آمین۔

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت گزشتہ کئی روز سے بلڈ پریشر میں اضافے اور سر درد کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔

احباب کرام توبہ اور عاجزی سے دعاؤں میں مشغول رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

- محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ رقم فرماتے ہیں۔

مکرمہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ جو برادرم محمد افضل کھوکھر شہید گوجرانوالہ کی والدہ اور عزیز محمد اشرف کھوکھر شہید گوجرانوالہ کی دادی ہیں آجکل راولپنڈی میں بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ دماغ کی رگ میں خون کے انجماد کے آثار بھی ہیں۔ جس سے دائیں طرف فالج کا اثر ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعائیں کر کے عنداللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء

- میرے والد محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا جو سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ دو ماہ سے زائد عرصہ سے سانس کی شدید بیماری میں مبتلا ہیں۔ کئی دفعہ بہت نازک دور بھی آئے۔ بیماری کی شدت ابھی دور نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سلیم احمد ناصر سٹیفسین آئرلینڈ نیویارک ریوایس اے

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ شعبان ۱۴۰۰ھ
۷ وفا ۱۳۵۹ ہش
۷ جولائی ۱۹۸۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ناقابلِ یقین بات

آج یورپ اور امریکہ علم، صنعت، اور تہذیب کی جن بلندیوں پر محو پرواز ہیں۔ انسانی ذہانت، محنت اور ایجاد کی جن رفعتوں پر ان اقوام کا بسیرا ہے۔ فوج اسلحہ اور قوت کے جو ہیبت ناک نظارے ان اقوام کی ذاتی ملکیت ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے تاریخ انسانی میں جو نت نئے سنگ میل ان اہل مغرب نے نصب کئے ہیں۔ چاند ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا جو سلسلہ اب ان ممالک کا گویا بائیں ہاتھ کا کھیل بن گیا ہے۔ ادب، صحافت، کھیل غرضیکہ جسمانی اور ذہنی پالیدگی کی جن منازل پر آج اقوام غرب کا قبضہ ہے ——— اس سارے پس منظر کو سامنے رکھا جائے تو مشرق سے اڑ کر ایک شخص کا مغرب میں جانا اور ان اقوام کو زندگی کے حقیقی راز ہائے دروں سے آگاہ کرنے کا دعویٰ کرنا، یہ کہنا کہ مغرب کی سب ترقی بلندی، رفعت اور عظمت لاشئے محض ہے ——— ایک بڑی عجیب اور ناقابل یقین بات لگتی ہے۔

اب تک تو دستور یہ تھا کہ اہل مشرق جھولی پھیلائے جاتے تھے اور گردن جھکائے واپس آتے تھے۔ مختلف ممالک کے اعلیٰ سرکاری افسر دانشور اور بزرجمہر لاکھوں روپے خرچ کر کے مغرب کا دورہ کرتے اور واپسی پر ان اقوام کی فکری اور تمدنی غلامی کا جوا گردن میں پہن کر آجاتے۔

لیکن ۲۹ جون ۱۹۸۰ء کی علی الصبح دو بجکر ۲ منٹ پر جو طیارہ کراچی کی فضاؤں سے اڑا۔ وہ اہل مغرب سے کچھ مانگنے نہیں گیا۔ ان کے در پر جبیں سائی کرنے نہیں گیا۔ فکری یا تمدنی غلامی اختیار کرنے نہیں گیا۔ بلکہ اہل مغرب کو یہ بتانے گیا جو کہ تمہاری بلند و بالا اور فلک بوس عمارتیں، اور محلات کھوکھلی بنیادوں پر استوار ہیں۔ تہذیب و تمدن اور فکری بلندی کے یہ اونچے مینار ——— محض ریت کی دیواریں ہیں۔ اس طیارے میں آٹھ افراد پر مشتمل ایک قافلہ ایسا تھا جو کہ دنیا بھر کے استادوں کو ان کی غلطیاں بتانے گیا تھا۔

اس قافلہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ اور دنیا بھر میں بسنے والے ایک کروڑ کے لگ بھگ احمدیوں کے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ جو دنیائے غرب کو وہی بات بتانے گئے ہیں جو کہ امام آخر الزماں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو بتائی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں؟ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں تشکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کن بوڑھا ہاتھوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں.....

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم اس خدا کی طرف سے ہے

جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے

جو بات ہے مستحکم اور جو دعوے ہے مدلل اور روشن

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ ۲ تا ۶)

ترجمہ:۔ میں اللہ بہت جاننے والا ہوں۔ یہ کتاب جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے (متقی کون ہوتے ہیں؟) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں عطا کیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور متقی وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس وحی پر ایمان لاتے ہیں۔ جو تجھ پر نازل کی گئی ہے۔ اور اس وحی پر بھی جو تجھ سے پہلے نازل ہوئی۔ اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

تفسیر:۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں اللہ جو بہت جاننے والا ہوں۔ یہ کتاب جو شک و شبہ اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ متقیوں کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی ہے۔

قرآن کریم کی علل اربعہ:۔ ہر شے کی چار علتیں ہوتی ہیں۔ یہاں بھی ان علل اربعہ کو بیان کیا ہے اور وہ علل اربعہ یہ ہوتی ہیں۔ علت فاعلی۔ علت صوری۔ علت مادی۔ علت غائی۔ اس مقام پر قرآن شریف کی چار علتوں کا ذکر کیا۔

علت فاعلی تو اس کتاب کی الٓمّٓ ہے اور الٓمّٓ کے معنی میرے نزدیک اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ یعنی میں اللہ وہ ہوں جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ اور علت مادی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ہے۔ یعنی یہ کتاب اس خدا کی طرف سے آئی ہے جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اور علت صوری لَا رَيْبَ فِيْهِ ہے۔ یعنی اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہیں۔ جو بات ہے مستحکم اور جو دعویٰ ہے وہ مدلل اور روشن اور علت غائی اس کتاب کی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے۔ یعنی اس کتاب کے نزول کی غرض و غائیت یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت کرتی ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ ۱۱)

آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا۔ اور جو اس پر گرے گا۔ وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمہوریہ لائبیریا میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کا وسیع پیمانہ پر تذکرہ

قومی ٹیلیویژن پر تقریر ۔ جماعتوں میں جلسے

مکرم محمود احمد صاحب بھٹی سیکرٹری جنرل احمدیہ مسلم مشن ۔ لائبیریا ۔

گذشتہ چودہ پندرہ برس سے لائبیریا میں قومی ٹیلی ویژن پر (ELTV) باقاعدگی سے ہر جمعہ کی رات احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے ہستی باری تعالیٰ کے مقام و عظمت، قرآن کریم کی حقانیت اور اسلام کی فضیلت پر قرآن کریم، احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مختصر مگر مؤثر اور دلنشین رنگ میں پروگرام پیش کئے جاتے ہیں ۔ جسے ٹیلی ویژن کارپوریشن کے ایک سروے کے مطابق لائبیریا کے دارالخلافہ منروویا کے گرد و نواح میں کم و بیش تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد دیکھتے ہیں ۔ جو اس ملک کی کل آبادی یعنی سترہ لاکھ کے لحاظ سے غیر متناسب نہیں ۔ بلکہ پروگرام کے وقت بحر اوقیانوس میں ساحل لائبیریا کے قریب سفر کرنیوالے بحری جہازوں کے مسافر بھی یہ پروگرام دیکھ سکتے ہیں ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہر بار پروگرام کے شروع میں اب جو طغریٰ دکھایا جاتا ہے اس پر نہایت خوشخط جلی عربی حروف میں کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تحریر ہے ۔ اور دائیں طرف خانہ کعبہ کی دلکش تصویر کے ساتھ بائیں ہاتھ احمدیہ مسلم مشن کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں ۔

حسب سابق دیگر اہم دینی و ملی مواقع مثلاً عیدین اور رمضان المبارک وغیرہ کی طرح امسال بھی مبلغ انچارج صاحب لائبیریا کو ۲۹ فروری کو قومی ٹیلی ویژن پر بسلسلہ پیشگوئی مصلح موعودؓ مختصر تقریر کا (بزبان انگریزی) موقع ملا ۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

(البقرہ : ۱۸۷)

قرآن پاک کی اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان) کے پاس (ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں ۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکموں کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں ۔"

خدا تعالیٰ اور اس کے منتخب پیارے بندوں کے درمیان (اس آیہ کریمہ میں مذکور) یہ قریبی تعلق کوئی فرسودہ قصہ یا کہانی نہیں بلکہ یہ آج بھی ایک زندہ و تابندہ حقیقت ہے ۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے ایک یادگار تاریخی دن ہے کیونکہ اس روز حضرت بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پُرسوز دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے الہام کا اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت کا نشان عطا فرمائے گا تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو اور حقیقی اسلامی تعلیمات دنیا کے آخری گوشہ تک پہنچ جائیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لاثانی صاحب شکوہ عظیم فرزند سے نوازے گا ۔ جو سخت ذہین و فہیم ہوگا ۔ دل کا حلیم اور اُسے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ۔ نیز وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا ۔ یہ عظیم الشان بیٹا اس پیشگوئی کے اعلان کے نو سال کے اندر اندر پیدا ہوگا ۔ جس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی گئی تھی اور جس کا بعض مخالفین نے تمسخر بھی اُڑایا ۔ لیکن یہ تو خدا تعالیٰ کی قطعی طور پر فیصلہ شدہ تقدیر تھی ۔ چنانچہ یہ موعود فرزند یعنی حضرت میرزا بشیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ تین برس بعد بارہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے ۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں مذکور پچاس سے زائد روحانی، جسمانی اور عقلی خصوصیات سے نوازا اور پھر جنہوں نے نصف صدی سے زائد عرصہ یعنی ۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی فقید المثل قیادت فرمائی ۔ جس کے دوران آپ نے اللہ تعالیٰ کے آخری اور دلکش پیغام کو دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی طباعت و اشاعت اور دنیا کے سب براعظموں میں تبلیغی و تربیتی مشنز کے قیام کے ذریعہ بطریق احسن پھیلایا جیسا کہ عہد حاضر کی اس عظیم ترین اور بے مثال پیشگوئی میں انکشاف کیا گیا تھا ۔

ہم عظیم براعظم افریقہ کے باسی اس حقیقت کی زندہ جاوید شہادت ہیں کہ کس طرح نو آبادیاتی نظام کی غلامی کے جوئے سے افریقہ، ایشیا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے کروڑوں افراد نے الٰہی تدبیر کے مطابق اس باعث خیر و برکت فرزند موعودؓ کی حیات طیبہ ان کی رستگاری (آزادی) کا موجب ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے منتخب پیاروں کی دعاؤں کو سنتا اور اپنی قدرت سے جواب دیتا ہے ۔

شب بخیر
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۲)

منروویا میں جلسہ مصلح موعودؓ ۲۰ فروری ۱۹۸۰ء کو بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب پرنس ایل کومبر صاحب صدر جماعت احمدیہ لائبیریا مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا ۔

برادرم محمد کوامے یاتر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور برادرم الحاج مصطفیٰ ہاشم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ (انگریزی ترجمہ) پڑھ کر سنائی ۔

بعد ازاں مبلغ انچارج محترم مولوی عبدالشکور صاحب نے اپنی مفصل تقریر میں فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خداداد روحانی بصیرت سے ایسا کارگر تبلیغی نظام قائم فرمایا جس سے دنیا بھر میں عیسائیت کی بے روک ٹوک یلغار رُک گئی ۔ اور اپنی خداداد فہم و فراست سے ایک کمزور جماعت کے ساتھ وہ عظیم معجزہ کر دکھایا جو دنیا بھر کے مسلمانوں کی کثیر تعداد اور اموال سے صدیوں تک ممکن نہ ہو سکا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

بعد ازاں مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد نے پیشگوئی کے ایک پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا کہ ابتدائے آفرینش سے بنی نوع انسان کی اس قدر کثیر تعداد کبھی محکوم نہ تھی جن کی آزادی کے ظاہری اسباب منقطع نظر آتے ہوں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے سامراجی قوتیں دم توڑنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی میں پیشگوئی کے عین مطابق آپ کی روحانی تاثیرات سے افریقہ و ایشیا کے اکثر محکوم ممالک آزادی سے ہمکنار ہو گئے اور یہ خدائی وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا کہ

"وہ اسیروں کا رستگار ہوگا"

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ

بالآخر مکرم مولوی عبدالشکور صاحب فاضل نے غلبۂ اسلام کے لئے دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

(۳)

اندرون ملک جماعت احمدیہ سانوے اور نو قائم شدہ جماعت نے مشترکہ طور پر ۹ مارچ ۱۹۸۰ء کو نخلہ میں جلسہ مصلح موعودؓ کا زیر نگرانی برادرم سردار رفیق احمد صاحب ایم ۔ اے پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول سانوے انتظام کیا ۔ اولاً مکرم سردار صاحب موصوف نے تلاوت قرآن مجید کے بعد یوم مصلح موعودؓ کا پس منظر مقامی احباب کے سامنے وضاحت سے بیان فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے صرف اس ایک نشان کو ہی تمام اہل دنیا کے لئے مختلف پہلوؤں سے حجت بنا دیا ہے ۔

بعد ازاں محترم مولوی عبدالشکور صاحب فاضل امیر و مشنری انچارج نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی شائع کی تھی کہ وہ آپ کو ایک ہمہ صفت موصوف عظیم الشان بیٹے سے نوازے گا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا ۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ۔ دنیا بھر کے اربوں افراد میں صرف چند ایک ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی خاص لائن میں کچھ عرصہ کے لئے شہرت پاتے ہیں۔ لیکن ایسا کوئی نہیں ہوتا جس کے بارہ میں اس کی پیدائش سے پہلے ہی پیشگوئی کی گئی ہو۔ لیکن اس مبارک و مسعود فرزند موعودؓ کی شہرت آج آپ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ خاص طور پر مغربی افریقہ کے سب تبلیغی مشن آپ ہی کے قائم کردہ ہیں۔ اکثر افریقن ممالک کی آزادی سے پہلے آپ نے اہل افریقہ کی علمی ترقی کے لئے یہاں تعلیمی ادارے قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا اور آپ کے جاری کردہ نظام کے تحت مبلغین اسلام ان ممالک کے دُور دراز علاقوں میں اسلام کے نام کو لیکر پہنچ گئے۔ حتیٰ کہ خلافت ثالثہ کے عہدِ سعادت میں آپ کے قریب سانوے میں نصرت جہاں ہائی سکول قائم ہوا

یہ سب کارہائے نمایاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ کے بعد مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کی اولوالعزمی اور کارہائے نمایاں کی بیان کرتے ہوئے آپ کے ذریعہ قائم ہونے والے بیرونی مشنز، مساجد، تعلیمی اداروں، اخبارات و رسائل، تیاری و اشاعت قرآن کریم و تراجم قرآن تحریر کتب اور جلسہ سالانہ کی آپ کی حیاتِ طیبہ کے دوران سال بہ سال ترقی و کامیابی کا جائزہ پیش کیا جو خدائی وعدوں کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آخر پر جناب ابوبکر بانکالی صاحب مسلم چیف سانوے ڈسٹرکٹ نے اس بابرکت تقریب کے اہتمام پر احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا۔

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار، یتامیٰ و مساکین کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تاجر اصحاب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے مساکین و یتامیٰ کا حصہ نہیں نکالتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد ربوہ

رپورٹ سالانہ لجنات اماء اللہ

لجنات کی رپورٹ سالانہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر امسال بہت دیر سے شائع ہوئی ہے۔ لجنات فوری طور پر آرڈر بھجوا کر رپورٹ منگوالیں۔ رپورٹ از خود نہیں بھجوائی جائے گی صرف اس لجنہ کو بھجوائی جائے گی جو خود منگوائے گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کے بارے میں ضروری اعلان

زکوٰۃ اور عشر کے متعلق احباب کی طرف سے وضاحت طلب کی جاری ہے سو واضح ہو:۔

"زکوٰۃ اور عشر کے آرڈیننس کا ان لوگوں سے تعلق ہے جو حکومت وقت کے قانون کی رُو سے مسلمان ہیں۔ جماعت احمدیہ فقہ احمدیہ کے مطابق زکوٰۃ دے۔"

(ناظر اعلیٰ)

مکرم قریشی مظہر احمد مرحوم کی یاد میں

مکرم حافظ عزیز الرحمٰن صاحب منگلا۔ مربی سلسلہ مقیم سرگودھا۔

مکرم قریشی مظہر احمد قائد خدام الاحمدیہ کراچی ۱۵ جون ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

آج سے دس گیارہ سال پہلے جب خاکسار کا تبادلہ سیالکوٹ شہر میں ہوا۔ اس وقت قریشی صاحب مرحوم کا خاندان سیالکوٹ میں آباد تھا۔ آپ کے والد مرحوم قریشی بشیر حسین مرحوم کی غلہ منڈی سیالکوٹ میں دکان تھی۔ اور منڈی کے قریب واقع محلہ حاجی پورہ کی مسجد میں موصوف امام الصلوٰۃ تھے۔ علاوہ ازیں آپ حلقہ حاجی پورہ کے صدر بھی تھے۔ مجھے اس زمانہ میں اس خاندان سے خصوصی تعلق تھا۔ کیونکہ قریشی بشیر حسین صاحب اور ان کے صاحبزادگان کے ذریعہ سے ہماری وہ مسجد خوب آباد ہوتی۔ پیارے سعید سب سے چھوٹے تھے اور مظہر احمد مرحوم خدام کے کاموں میں رواں دواں ہوتے تھے۔ اسی زمانہ میں مظہر احمد مرحوم کراچی ملازمت پر چلے گئے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ آپ کی شادی موضع کوٹلہ لوہاراں کے مکرم بابو محمد یوسف صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جو بہت مخلص احمدی ہیں اور شیخ محمد حنیف صاحب آف کوئٹہ کے رشتہ دار ہیں۔ میرے سامنے ہی مظہر احمد نے اپنے والد اور بھائیوں کو کراچی بلا لیا اور یہ خاندان کراچی مقیم ہو گیا۔

مظہر احمد کے بعد کچھ عرصہ سعید احمد نے اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے کیا۔ ہر شام جامع مسجد میں آکر مجھ سے مشورہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ آمین

کراچی منتقل ہونے کے بعد آپ کے والد محترم اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ جنات میں جگہ دے۔ آمین۔

پیارا سعید کبھی کبھی جلسہ سالانہ پر مجھے ملتا رہا۔ پچھلے جلسہ سالانہ پر میں نے اپنا ایڈریس اسے دیا کہ میں آجکل سرگودھا میں ہوں۔

بہرحال مظہر احمد بہت خوبیوں کے مالک تھے اور احمدیت کا حقیقی مظہر تھے۔ نہایت عبادت گذار۔ خدمت گذار۔ دین اور بزرگان دین کا فدائی۔ میری اور ان کی آخری ملاقات کوٹلی لوہاراں ہوئی جبکہ مجھے مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے کسی تقریب پر وہاں بلایا۔ رات کو کراچی سے مظہر احمد بھی پہنچ گئے شاید محترم شیخ محمد حنیف صاحب بھی آئے تھے۔ خوب باتیں ہوئیں باوجود لمبا سفر کر آنے کے مجھے دیکھ کر سب تھکان بھول گئے۔ رات دن اکٹھے رہے ؎

خدا بخشے بہت ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اللہ تعالیٰ مظہر احمد مرحوم کو اعلیٰ مقامات قرب سے نوازے آمین۔ اور سعید احمد اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ پیارے سعید تم اکیلے نہیں ہو خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔ جماعت کے ہزاروں بھائی آپ کے لئے بمنزلہ مظہر احمد ہیں۔ اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پدری سایۂ شفقت آپ کے سر پر ہے۔ ہم سب آپ کے غم میں شریک ہیں۔ صرف کراچی نہیں سیالکوٹ شہر کی گلیاں بھی مظہر احمد کو یاد کر رہی ہوں گی آپ کا بھائی جو آپ کے لئے باپ کے قائم مقام تھا۔ اس شعر کا مصداق بنا ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اور سعید احمد آپ اس شعر کو دہراتے رہیں ؎

خدا کی مخلوق کی بھلائی کا ان کو ہر دم خیال رہتا
جبھی تو سب آج کہہ رہے ہیں ہمارا مظہر پیارا مظہر

نہیں ہے شبیر جائے شکوہ اگر نوازے وہ خود بلا کر
بلانے والا ہے سب کے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوڑھوں کا جوان اجتماع

جوانوں کے جوان ہونے کا عملی مظاہرہ

مجلس انصاراللہ ربوہ کے پہلے یک روزہ اجتماع کی تفاصیل

الفضل کے نمائندہ خصوصی کے قلم سے

۲۶ اپریل کی صبح ربوہ میں ایک انوکھی چہل پہل تھی۔ صبح صبح ہی سے تمام محلوں کی مساجد میں ایک غیر معمولی گہما گہمی اور حرکت دیکھنے میں نظر آ رہی تھی۔

صبح سات بجے ہر محلے کی مسجد میں سے انسانوں کے گروہ نکلنے شروع ہو گئے ان سب کا رخ ایک ہی سمت تھا یہ سب لوگ مسجد اقصیٰ کی طرف جا رہے تھے۔

ان میں سے اکثر کے بال سفید جسم نحیف اور کمریں جھکی ہوئی تھیں مگر روشن چمکدار آنکھیں، نورانی چہرے اور جوان دلوں والے یہ بوڑھے انصار بزرگان کرام مسجد اقصیٰ ربوہ میں ہونے والے اپنے پہلے کل ربوہ یک روزہ اجتماع میں شرکت کرنے جا رہے تھے کسی محلے میں سے کوئی بزرگ غیر حاضر نہیں تھا الا ماشاء اللہ مسجد میں پہنچ کر جب گنتی کی گئی تو معلوم ہوا کہ حاضری کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا ہے۔ قریباً سو فیصد انصار حاضر تھے۔ چنانچہ اس بات پر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی خوشگوار حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ۔

"میرا خیال تھا کہ پچاس ساٹھ یا زیادہ سے زیادہ سو انصار افتتاحی اجلاس تک پہنچیں گے لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ ایک ایک بلاک میں اس سے زیادہ انصار موجود ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی مجلس کے زعیم اعلیٰ اور ان کی انتظامیہ نے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی کوشش کی ہے۔ جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔"

"یہ سب کس طرح ہوا؟ یہ کامیابی کیسے حاصل کی گئی؟"

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے میں نے مجلس انصاراللہ ربوہ کے اس پہلے یک روزہ اجتماع کے ناظم اعلیٰ محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سے رابطہ قائم کیا۔

چاق و چوبند، متحرک اور چہرے سے انصار نہ نظر آنے والے اسمٰعیل منیر صاحب نے مجھے بتایا کہ اس اجتماع کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کی گئی تھی اس مقصد کے لئے زعیم اعلیٰ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری نے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی جس میں اجتماع کا ناظم اعلیٰ خاکسار کو بنایا گیا۔ اس کے علاوہ دیگر ارکان میں سات چنیدہ انصار شامل تھے جن کے نام یہ ہیں۔

جب حاضری کا ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا

ناظم پنڈال و لاؤڈ سپیکر قریشی محمد عبداللہ صاحب، ناظم سٹیج و پروگرام ریٹائرڈ میجر عبدالقادر صاحب، ناظم خوراک مرزا فضل الرحمان صاحب، ناظم اشاعت و ریکارڈ شیخ خورشید احمد صاحب، ناظم حاضری و استقبال رشید الدین صاحب ان کی نمائندگی اسلم صابر صاحب نے کی، ناظم ورزشی مقابلے ماسٹر احمد علی صاحب اور ناظم علمی مقابلے حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب۔

اس کمیٹی نے جہاں اجتماع کے دیگر انتظامات کی تیاری شروع کی وہاں پر اجتماع میں ہونے والے جملہ مقابلوں کے لئے ابتدائی مقابلے بھی منعقد کرنے شروع کئے اس مقصد کے لئے ربوہ کے تمام حلقہ جات کو سات بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور یوں قریباً ایک ماہ قبل ربوہ کے ۲۸ محلوں میں سے ہر محلے میں آنے والے اجتماع کی تیاری شروع ہو گئی۔ ہر بلاک لیڈر کے ذمے لگایا گیا کہ وہ اپنے اپنے بلاک میں جو کہ تین چار محلوں پر مشتمل تھا ابتدائی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے اس طرح سے ان مقابلوں کی ابتدا محلوں کی سطح پر کی گئی اور پھر محلوں کا آپس میں مقابلہ کروا کے بلاک کی سطح کے انصار کو یک روزہ اجتماع میں حصہ لینے کے لئے منتخب کیا گیا اور یوں الٰہی جماعتوں میں نظر آنے والی مخصوص تنظیم اور باضابطگی سے انصار ابتدائی مقابلے جیتنے کے بعد اجتماع میں پہنچے۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے یہ ٹارگٹ دیا گیا کہ ہر حلقے سے کم از کم تین انصار کو منتخب کیا جائے۔ جہاں سے وہ بلاک میں پہنچے اور پھر اجتماع میں آئے۔ اس طرح سے اجتماع کے روز ہونے والے مقابلے ربوہ کے چنیدہ انصار کے درمیان ہوئے۔ ورزشی مقابلوں میں والی بال اور رسہ کشی کے فائنل مقابلوں کے لئے شرقی زون اور غربی زون کے نام سے دو ٹیمیں تیار کی گئیں۔

اس کے ساتھ ہی ناظمین نے محلوں کے دورے شروع کر دیئے اور یوں تمام انصار کو ایک ماہ قبل ہی اس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ذہنی طور پر تیار کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں اجتماع کی تیاری اور اس میں حصہ لینے کے لئے ہدایات سرکلر سٹائل کر کے انصار تک پہنچائی گئیں اور کامل تیاری کے بعد ۲۶ اپریل ۱۹۸۰ء کو صبح سات بجے تمام انصار کو اپنے اپنے محلے کی مسجد میں جمع کر دیا گیا جہاں سے یہ انصار پانچ بجے ترتیب کے ساتھ مسجد اقصیٰ پہنچے۔ اجتماع کا آغاز ہی نہایت تنظیم اور نظم و ضبط کے ساتھ ہوا۔ مسجد اقصیٰ میں انتظامیہ کے ارکان بوڑھے مگر جواں عزائم کی چمک سے جگمگاتے چہروں کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ رہے تھے۔ مسجد اقصیٰ کے اندر بھی انصار کو ترتیب وار بٹھایا گیا تھا ہر بلاک کے انصار اپنے بلاک کے

صبح سات بجے ہر محلے کی مسجد سے انسانوں کے گروہ نکلنے شروع ہو گئے

ناظم کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بیٹھے تھے۔ آٹھ بجے بلاک کے ناظمین نے حاضری شروع کی۔ حاضری سے فارغ ہوتے ہی دفتر کے عین مطابق ٹھیک سوا آٹھ بجے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مسکراتے چہرے کے ساتھ تشریف لائے ان کی آمد کے ساتھ ہی کارروائی کا باضابطہ آغاز ہوا۔

یک روزہ اجتماع کا آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس کلام سے ہوا جس کی تلاوت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی بعد ازاں صدر محترم نے انصار سے امن کا عہد دہروایا اس کے بعد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر میں منظوم کلام سے چند منتخب اشعار ترنم سے سنائے اس کے بعد اس اجتماع کے روح رواں اور مجلس انصاراللہ ربوہ کے زعیم اعلیٰ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اجتماع کے انتظامات کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ جس طرح اس اجتماع کی تیاری کے لئے ابتدائی سطح سے آخیر تک مقابلے کروائے گئے ہیں اس سے ربوہ کے انصار میں بیداری اور زندگی کی ایک تازہ لہر دوڑ گئی ہے انہوں نے بتایا کہ ورزشی مقابلوں کے لئے ۱۵ اور علمی مقابلوں کے لئے ۲۴ انعامات رکھے گئے ہیں اور حاضری کے لحاظ سے سبقت لے جانے کے لئے بھی ایک انعام رکھا گیا ہے۔ انہوں نے صدر صاحب سے درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پہلے تجربے کو کامیاب کرے آمین۔

اس رپورٹ کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب ایک دفعہ پھر مائیک پر آئے اور اپنی ایک نظم پڑھ کر سنائی جو کہ خاص اسی اجتماع کے لئے کہی گئی تھی۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب

پونے نو بجے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز کیا انہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے انصار کو یہ اجتماع کرنے کی توفیق دی۔ انہوں نے کامیاب حاضری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ انصار بھائی اتنی بڑی تعداد میں اس اجتماع پر آئیں گے۔ انہوں نے انتظامیہ کو

صدر مجلس کا خطاب

کسی طاقتور مقناطیس کی طرح دلوں کو کھینچتا تھا

مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو ہماری سب کوششیں بے ثمر رہتی ہیں اور خدا تعالیٰ کا فضل دعاؤں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی انتظامیہ نے اپنی کوشش کے ساتھ ساتھ دعا کا بھی کام لیا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئیں۔

واضح رہے کہ اس موقع پر صدر محترم کی خدمت میں جو رپورٹ پیش کی گئی اس میں بتایا گیا کہ ربوہ کے ۹۱۹ انصار میں سے ۸۳۹ اس وقت حاضر ہیں۔ بعد میں یہ حاضری مزید بڑھ گئی اور اجتماع ختم ہونے سے قبل ایک وقت میں تقریباً سو فیصد

ایسا شاندار اجتماع

ہر چھ ماہ بعد

ہونا چاہئے

انصار حاضر تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر نہایت مؤثر تھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھا

اے دوستو پیار و عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

اور کہا کہ مومن کی زندگی میں آرام کا تو تصور بھی نہیں ہوتا اس لئے یہ خیال کبھی دل میں نہ آنے دو کہ اب ہماری آرام کرنے کی عمر ہے ہمارے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر اکثر انبیاء کرام کو بھی چالیس سال کی عمر میں ہی منصب نبوت جیسی اہم اور نازک ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے سپرد کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل یہی وہ عمر ہے جب ذہنوں میں پختگی پیدا ہونے کے بعد انسان نسبتاً زیادہ ٹھوس اور پائیدار کام کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اکثر یہ فرمایا کرتے ہیں کہ انصار نوجوانوں کے جوان ہیں پس انصار بھائیوں کو ہمیشہ اپنے عزائم کو بلند اور ہمتوں کو جوان رکھنا چاہیئے۔

علمی مقابلوں میں جوش و خروش

صدر محترم کی تقریر کے بعد اجتماع کے پروگرام کا علمی حصہ شروع ہوا اس میں درس و تدریس کے بعد مختلف مقابلے ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور تقریری مقابلے شامل تھے ان میں نچلی سطحوں سے منتخب ہو کر آنے والے انصار نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان میں ایک دلچسپ مقابلہ دینی معلومات کا تھا اس کے لئے تاریخ احمدیت جلد سوم کا نصاب مقرر تھا۔ یہ مقابلہ سوال و جواب کے رنگ میں ہوا۔ ایک ایک انصار کو سٹیج پر بلا کر سوال پوچھے جاتے رہے جو کہ سننے والوں کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث بنتے رہے۔ اسی دوران میں ایک تحریری پرچہ بنیادی معلومات کا تھا یہ پرچہ پانچ صد کی تعداد میں تھا مگر منتظمین کی اپنی توقعات کے برعکس انصار کی تعداد زیادہ تھی یہ سب مقابلے ختم ہوئے تو وقفہ ہو گیا۔

اب کھانا کھانے اور نماز کا وقفہ تھا۔ تقریباً تمام انصار اپنی اپنی پلیٹ اور گلاس ہمراہ لائے تھے۔ کھانا کھانے کے لئے بھی بلاکوں کی تنظیم کو استعمال کیا گیا۔ چونکہ اجتماع کی حاضری سارے اندازوں سے زائد تھی اس لئے کھانے کے معاملے میں بعض انصار کو شکایت ہوئی کیونکہ منتظمین کے اندازے غلط نکل چکے تھے اور کھانا کم مقدار میں تھا۔ اور یہ بات بھی ہمیشہ کی طرح ہوئی کہ کھانے کے وقت حاضری اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی تقریباً ایک ہزار انصار نے کھانا کھایا یہ کھانا مجلس مقامی کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی انصار کے ہمراہ کھانا کھایا۔ جملہ انصار صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھے میاں صاحب کا بے تکلف انداز احباب کے دل موہ لیتا ہے۔ اور یہی ان کی مقبولیت کی وجہ ہے

اب نماز ظہر و عصر ادا ہوئی اور اس کے بعد ۳ سے ۴ بجے تک تبلیغی واقعات پر مشتمل ایک پر لطف مجلس بپا ہوئی جس میں مختلف انصار حضرات نے میدان تبلیغ میں پیش آنے والے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے احباب نے اس پروگرام میں بہت دلچسپی لی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول ہو گئے۔

آخر بری مربیان کی کلب

اسی مجلس کی اہم بات آخر بری مربیان کی ایک کلب کی تشکیل تھی جس میں ابتدائی طور پر ۵۰ احباب نے ابتدائی واقفین کے طور پر اپنے نام پیش کئے اور یہ عہد کیا کہ وہ اپنا فاضل وقت اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں صرف کریں گے۔

بوڑھے لوگ جوانوں کے سے مقابلے

اس مجلس کے بعد اجتماع کا ایک انتہائی دلچسپ حصہ شروع ہو گیا یہ ورزشی مقابلوں کا حصہ تھا اگرچہ انصار بزرگوں کے متعلق ہمارا تاثر یہی تھا کہ سب بوڑھے لوگ ہیں بھاگ دوڑ میں کہاں حصہ لے سکیں گے مگر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ ہم نے سفید داڑھیوں والے بزرگوں کو جوانوں کی سی توانائی اور چستی کے ساتھ مختلف جسمانی مقابلوں میں حصہ لیتے دیکھا۔ ان مقابلوں میں رسہ کشی، سو گز کی دوڑ، رسہ کشی اور کلائی پکڑنے کے مقابلے شامل تھے۔ یہ مقابلے بڑے دلچسپ اور پر لطف رہے اور میں اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی بزرگ ضرور جسمانی مشقت کی تاب نہ لا کر طبی امداد طلب کرے گا مگر ایسا کوئی واقعہ نہ ہوا۔

ان مقابلوں کے اختتام پر اجتماع کا آخری اجلاس شروع ہوا جس میں سورۃ کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ادا کئے تلاوت اسلم صابر صاحب نے اور نظم راجہ نذیر ظفر صاحب نے پڑھی۔

اس کے بعد صدر محترم کے ارشاد پر زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے اجتماع میں مختلف انعامات حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے جس کے بعد صدر محترم نے اختتامی خطاب فرمایا۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا اختتامی خطاب

آخیر میں صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پر اثر خطاب شروع ہوا جو کہ اپنی جامعیت

پروگرام اتنے دلچسپ تھے کہ ہم اپنا آپ بھول گئے

ایک انصار کا تاثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باخبر اور ہمدردی کے لحاظ سے دلوں کو کسی طاقتور مقناطیس کی طرح کھینچے ہوا تھا انہوں نے کہا کہ :-

جب بارش کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ زیادہ دیر تک پانی کو جذب کئے رکھتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں نئے پودے ظاہر ہوتے ہیں نئی کونپلیں نکلتی ہیں اور پھر نئے نئے پھل لگتے ہیں۔ مومنوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ جب کوئی نیک تحریک ان میں ہوتی ہے تو وہ حسب استعداد اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بعض کم اثر لیتے ہیں اور بعض دیرپا اثر قبول کرتے ہیں آج کے اس مبارک اجتماع میں جو تقریریں اور نیک باتیں آپ نے سنی ہیں میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان سے صرف وقتی طور پر متاثر نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مستقل اور دیرپا اثر اپنے دل و دماغ میں پیدا کریں گے۔

آپ نے فریضہ اصلاح وارشاد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خلافت کا بابرکت نظام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے پھر مرکز سلسلہ میں رہنے کی وجہ سے آپ علمائے سلسلہ سے بھی زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی زیادہ بارش ہو رہی ہے اس لئے آپ کو چاہیئے کہ آپ پورے جوش و لگن اور تنظیم کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کریں۔

آپ نے انصار سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے منتظمین کے ساتھ بہت اچھا تعاون کا نمونہ دکھایا ہے در اصل آپ نے اپنے منتظمین سے نہیں بلکہ خدا کے ساتھ تعاون کیا ہے کیونکہ منتظمین نے خدا تعالیٰ کے نام پر آپ کو بلایا تھا۔ اور آپ نے ان کی آواز پر لبیک کہا ہے یہ جذبہ اور روح بہت قیمتی ہے۔ اگر آئندہ بھی آپ محض خدا کی خاطر اپنے منتظمین اور عہدیداران سے تعاون کریں گے تو یقیناً آپ کا قدم خدا کی طرف آگے ہی آگے بڑھتا رہے گا۔

آپ نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بعض انصار بھائی اپنی آمدنیوں کی نسبت کم چندہ انصار اللہ کی مد میں ادا کرتے ہیں اس معاملہ میں در اصل ہم میں سے ہر ایک کو تقویٰ کی راہ اختیار کرتے ہوئے اپنی پوری آمد کے مطابق باشرح چندہ ادا کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ :-

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

آپ اس جڑ کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ کی اس تقریر کے بعد مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد انصار نے مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور یوں یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

انعامات حاصل کرنے والے

اس اجتماع کے موقع پر مختلف مقابلوں میں جن انصار نے انعامات حاصل کئے ان کے نام یوں ہیں :-

تلاوت قرآن مجید اوّل محمد اسلم صابر صاحب، دوم رانا نصیر یوسف صاحب، سوم احسان الرحمٰن صاحب، نظم خوانی اوّل محمد اسلم صابر صاحب، دوم احسان الرحمٰن صاحب، سوم رانا محمد یوسف صاحب، تقریر مقابلہ اوّل مولوی محمد اشرف صاحب، دوم راجہ نذیر احمد صاحب، سوم بشیر احمد سیال صاحب پرچہ بنیادی معلومات میں اوّل عبداللطیف صاحب پرچہ دوم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاٹی، سوم مولوی مبشر رشید بشیر صاحب، دینی معلومات میں اوّل بشیر احمد قادیانی صاحب، دوم مولوی خدا بخش صاحب عبد شہید، درزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنے میں اوّل ناصر احمد دوم احمد خان، سوگز دوڑ میں اوّل جمیل احمد، دوم مالک محمد صدیق سوم عبدالمنتظر احمد، رسہ کشی میں اوّل شمالی زون کیپٹن چوہدری محمد طفیل والی بال اوّل شمالی زون کیپٹن چوہدری محفوظ الرحمان۔

معتدل موسم کی طلب

یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا تو اس کے بارے میں جو آراء اکٹھی کی گئیں وہ کافی دلچسپ اور پر لطف تھیں ۸۱ سال کی عمر کے بزرگ چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعتی مالک سارا دن اجتماع میں موجود رہے ان کے خیال میں یہ اجتماع ایک مثالی اجتماع تھا اور اس سے قبل کبھی ایسا کامیاب اجتماع نہیں ہوا تاہم ان کا خیال تھا کہ ایسا اجتماع معتدل موسم میں ہو تو بہتر ہے تاکہ زیادہ عمر کے انصار کو تکلیف نہ ہو۔

۷۷ سالہ قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب کے تاثرات یوں تھے کہ مسجد اقصیٰ کا وسیع ہال انصار کے بلاک دار گروہوں سے بھرا ہوا تھا احباب کے چہروں پر بشاشت تھی جو کہ محترم صدر مجلس کے ان الفاظ سے اور بھی بڑھ گئی کہ انصار یہ نہ بھولیں کہ ہمارے امام ایدہم اللہ بنصرہ کا نظریہ یہ ہے کہ انصار در اصل جوانوں کے جوان ہیں اور یہی عمر تو کام کرنے کی عمر ہے۔ خدا کے فضل سے اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب تھا۔ البتہ کچھ طویل زیادہ تھا اور میرے جیسے بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بالخصوص!

چوہدری محفوظ الرحمٰن کا خیال ہے کہ ایسے اجتماع تین ماہ یا چھ ماہ کے بعد منعقد کئے جائیں تو بہت اچھے رہیں گے۔ کیونکہ اس سے انصار اللہ چست اور ہوشیار ہو جاتے ہیں۔

۷۱ سالہ غلام علی صاحب دارالعلوم غربی سے تعلق رکھتے ہیں ان کا بے ساختہ تاثر اس اجتماع کے بارے میں یہ تھا کہ پروگراموں میں اتنی دلچسپی تھی کہ ہم پورے طور پر اس میں محو ہو گئے اور اپنا آپ ہی بھول گئے۔

محترم مولوی محمد اشرف صاحب بھیرہ کے رہنے والے ہیں ان کی عمر ۶۸ سال ہے ان کا کہنا ہے کہ میں دوپہر کو ہر صورت میں آرام کرتا ہوں حتیٰ کہ سردیوں میں بھی جب کہ دن بہت چھوٹے ہوتے ہیں میں نے کبھی اس میں ناغہ نہیں کیا۔ مگر اس اجتماع کے پروگرام اتنے دلچسپ اور جاندار تھے کہ آرام کئے بغیر ہی گزارا ہو گیا انہوں نے تقریری مقابلے میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور بتایا کہ وسیع مضمون کو پانچ منٹ میں سمونا بڑا مشکل کام تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کامیابی حاصل کر لی۔

اور آخیر میں ایک رائے محترم صوفی عبدالشکور صاحب کی دیگر باتوں کے علاوہ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ کھانے کے انتظام میں اگر آٹے میں تھوڑا سا خمیر ملا دیا جائے تو روٹی نرم ہو جائے گی اور بوڑھے انصار بھی آسانی سے کھا سکیں گے اور کھانے کے بعد چائے کا بھی بندوبست ہونا "نہایت ضروری" ہے۔

امید ہے کہ مکرم مولانا انوری صاحب اور مولانا اسمٰعیل منیر صاحب "ضروری" باتوں کی طرف توجہ کریں گے۔!

درخواستِ دُعا

(۱) میری امی جان کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح میرے برادر نسبتی حفیظ احمد ولد محمد اسمٰعیل مجاہد پیرس میں ایک حادثے میں چوٹیں آنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(امجد پرویز ۳۳/۵ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۲) میرے خاوند چوہدری عمر دین جنرل سیکرٹری یونائیٹڈ یونین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ دعا کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔

(بیگم چوہدری عمر دین ریلوے کالونی لاہور)

(۳) محترم ڈاکٹر محمد خان صاحب آف عدن حال ان دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور لندن ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد ابن راجہ غلام مصطفیٰ مرحوم نصیرہ ضلع گجرات)

(۴) میری چھوٹی بہن امۃ المتین صاحبہ نے بہت کی آنکھ پر خاصی چوٹ آئی ہوئی ہے۔ آنکھ اللہ کے فضل سے بچ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(احسان اللہ اسد ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

امتحان دینے والے بچوں کے نتائج کی فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی ترقی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دے گا۔ وہاں حضور نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ چنانچہ حضور نے ۷ر مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ انکی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتواں مرحلہ جاری ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان کی توجہ اور یاد دہانی کے لئے گزارش ہے کہ ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ چل رہا ہے۔ چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ جائزہ لے لیجئے کہ آپ کی ادائیگی ٹھیک ہو رہی ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عظیم الشان تعلیمی منصوبے کا پہلا اعلان

سے خطاب

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کی معرکہ آرا تقریر کتابی شکل میں شائع کر دی گئی ہے۔ ہر احمدی بچے بڑے مرد۔ عورت کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا ہر لفظ دل پر نقش کرنے کے قابل ہے۔ اور سطر سطر زندگی کا لائحہ عمل قرار دی جانی چاہیئے

مجیب الرحمٰن درد نے ہیمیلکوڈ روڈ لاہور سے شائع کی۔

۲۔ خاکسار کی والدہ بعارضہ قلب سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خالد سیف اللہ خان۔ ڈائرکٹر وایڈا۔ ۱۰ الیاقت پارک بیڈن روڈ لاہور

مکتبہ عرفان کی کتب

۔ مکمل دعائیں مترجم } مرتب عمر پیام، قیمت ۷/۲۵ روپے

اس میں ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسول، ادعیۃ المسیح الموعود کے علاوہ ایک نئی چیز جو کہ عموماً اس قسم کی کتب میں نہیں ملتی۔ وہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سوز و گداز اور وجدانی کیفیات میں ڈوبی ہوئی دعائیں ہیں۔ اس کے علاوہ قبولیت دعا کے طریق اور بحر حکمت کے موتی کے نام سے روزمرہ معمول میں اسلامی شریعت کی راہ نمائی کی روشنی میں اہم باتیں درج کی گئی ہیں۔ دعاؤں کے بارے میں جامع کتاب ہے۔ ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب میں باریک کتابت کے ذریعے قریباً دوگنا مواد سمو دیا گیا ہے۔ اس طرح بچت کی اچھی مثال قائم کی گئی ہے۔ تاہم کتابت و طباعت نظر ثانی کی محتاج ہے۔

۔ مکمل نماز مترجم ۔ مرتب۔ عمر پیام۔ قیمت ۶/۷۵ روپے

کتاب میں نماز اور دیگر اسلامی عبادات۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور نکاح کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جا بجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے لٹریچر سے اہم حوالے دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب ۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن کتابت باریک ہے۔ اس لئے اس کی اصل ضخامت اس سے کم از کم دوگنی ہونی چاہیئے۔ نہایت محنت اور عرق ریزی سے اس میں پانچ بنائے اسلام کے بارے میں ضروری باتیں شامل کی گئی ہیں۔ کتاب کے بارے میں جن علماء جماعت احمدیہ نے اچھی آراء کا اظہار کیا ہے۔ ان میں مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مرحوم، مولوی بشارت بشیر صاحب، ملک غلام نبی صاحب شاہد، مکرم الحاج شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید اور محترم محمد احمد صاحب ثاقب شامل ہیں۔ کتابت کا معاملہ نظر ثانی کا محتاج ہے۔ تاہم کتاب نہایت مفید ہے۔

۔ میری والدہ ۔ یہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ جس کے درجنوں ایڈیشن متعدد اداروں نے چھاپے ہیں۔ قیمت ۲/۷۵ روپے ہے۔ اس کتاب کی شہرت کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ یہ کتاب محترم چوہدری صاحب موصوف کی عظیم والدہ کی داستان عزم و ہمت ہے جن کی زندگی ہر احمدی خاتون کے لئے مشعل راہ ہے اور سچ ہے کہ چوہدری صاحب جیسے وجود کی والدہ کو ایسا ہی پر عظمت ہونا چاہیئے تھا۔ یہ کتاب ۱۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ مکتبہ عرفان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاجواب تصنیف "رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم" اور سلسلہ کے نامور شاعر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کا مجموعہ کلام لمعات نور بھی شائع کیا ہے۔

درخواست دعا

(۱)۔ منگل اور بدھ کی درمیانی رات خاکسار کو سانس کی شدید تکلیف رہی۔ تقریباً تمام رات جاگ کر گزاری۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بشارت الرحمٰن (ناظر تعلیم)

فوری ضرورت

ایک معذور آدمی کی دیکھ بھال کے لئے ۱۶/۱۲ سالہ لڑکے کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ کھانا۔ رہائش مفت ہوگی۔

رابطہ کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایگریکلچرل ٹیچر کی ضرورت ہے

نواب شاہ سندھ کے ایک زراعتی فارم میں ایک محنتی تجربہ کار سابق فوجی ایگریکلچرل ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات متوقع تنخواہ اور دیگر شرائط سے مطلع کریں۔

معرفت پوسٹ بکس نمبر ۴۶

نواب شاہ سندھ

معیاری دارہ

معیاری انگریزی ادویات

نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم

نظر کی عینکیں

ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں

نظر کا معائنہ مفت

شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد

شاہ میڈیکو جنیوٹ ربوہ

ھُوَ الشَّافِی

زرخانہ ادویات حیوانات

اکسیر منہ کھر

فی کورس (۴ پیکٹ) ۸ روپے

فی کورس ۱۹۲/- روپے علاوہ بونس

۲ درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

مکمل فہرست ادویات مفت

کیور ویٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

— پاکستان —

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴